سوال

(358) خاندانی مجبوریوں کی وجہ سے مانع حمل طریقے استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیالکوٹ سے ظفر اقبال لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص اپنی ذاتی اور خاندانی مجبوریوں کے پیش نظر یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کی بیوی کچھ عرصہ تک بچہ نہ جنے اور مانع حمل طریقے استعمال کرنے کے متعلق اسے آمادہ کرنے کے لئے بطور دھمکی کہتا ہے کہ اگر تو نے بچہ جنا تو تجھے طلاق دے دوں گا اور اس بات کا اظہار اپنے دوست سے کرتا ہے تو یوں کہتا ہے کہ ''میری بیوی جب جنے گی تو سے طلاق ہوجائے گی اگر ہوگی تو کیا پہلے بچے کی ولادت پر یا ہر بچے کی پیدائش پر طلاق کا مسئلہ جاری رہے گا؟ نیز کیا طلاق کے لئے دو گواہوں کا ہونا ضروری نہیں اگر نہیں تو کیوں؟ جبکہ قرآن نے اسے بیان کیا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ خاوند نے جس خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی بیوی کو جو دھمکی دی ہے عورت اس معاملہ میں بالکل مجبور اور بے بس ہے کیوں کہ بچہ جننا یا نا جننا عورت کے اختیار میں نہیں ہے اس لئے خاوند کا اپنی بیوی کو اس قسم کی فضول دھمکی دینا جائز نہیں ہے۔ نفس مسئلہ کی وضاحت یہ ہے کہ طلاق دو طرح سے ہوتی ہے۔

1۔ منجز

جو فی الفور نافذ ہوجائے مثلاً یوں کہا جائے کہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔

2۔ معلق

جو فی الفور نافذ العمل نہ ہو بلکہ اسے کسی کام کے کرنے یا چھوڑنے پر معلق کیا جائے مثلاً یوں کہا جائے کہ اگر تو نے گھر سے باہر قدم رکھا تو تجھے طلاق ہے۔ اس صورت میں جب بھی عورت گھر سے باہر قدم رکھے گی تو اسے طلاق ہوجائے گی۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ بات ضرور مد نظر رہنی چاہیے کہ خاوند اپنی بیوی پر جو پابندی عائد کررہا ہے ذہنی طور پر اس وقت کی حد بندی کہاں تک ہے بظاہر زندگی بھر کے لئے اس پر پابندی عائد کرنا اس کا مقصد نہیں اور نہ ہی ایسا کرنا کسی عقلمند شخص کو زیب دیتا ہے۔ اگر ذہن میں طے شدہ وقت کے بعد پابندی کی خلاف ورزی ہو تو طلاق غیر موثر ہوگی کیوں کہ اس کا زمانہ ختم ہوچکا ہے اس وضاحت کے بعد جب ہم صورت مسئولہ کا جائزہ لیتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں طلاق کا تعلق دوسری قسم سے ہے کیوں کہ خاوند نے اپنے کسی عزیز کے پاس کہا ہے کہ میری بیوی جب بھی بچہ جنے گی سے طلاق ہوجائے گی اب جب بھی وہ بچہ جنے گی اسے طلاق ہوجائے گی لیکن مذکورہ

وضاحت کے پیش نظریہ دیکھنا پڑے گا۔ کہ بچہ نہ جننے کی پابندی کا وقت کہاں تک ہے۔ یہ تو خاوند ہی جانتا ہے کہ سوال میں ''کچھ عرصہ '' سے کتنی مدت مراد ہے۔۔۔؟ اس مدت کے بعد اگر کوئی بچہ پیدا ہو تو طلاق غیر مؤثر ہوگی کیوں کہ اس پابندی کا وقت ختم ہوچکا ہے۔ خاوند کا اگرچہ طلاق دینے کا ارادہ نہیں ہے تاہم یہ تیر اس کے ترکش سے نکل چکا ہے جو مجوزہ ذہنی مدت کے دوران بچے جنتے ہی نشانے پر بیٹھ جائے گا۔ اگر واقعی وہ اپنی بیوی کو آباد کرنے میں مخلص ہے تو بچہ جننے کے بعد عدت کے اندر اندر رجوع کرے اور آئندہ اس قسم کی خواہشات کی تکمیل کے لئے ایسی لغویات سے پرہیز کرنے کا عہد کرے۔ باقی رہا طلاق کے لئے دو گواہوں کا معاملہ تو واضح رہے کہ قرآن کریم نے اگرچہ اس کا ذکر ضرور کیا ہے جیسا کہ سورۃ الطلاق میں ہے تاہم یہ ایک حکیمانہ ہدایت ہے جس پر عمل پیرا ہونا بہتر ہے ضروری نہیں تاکہ فریقین میں سے کوئی بھی بعد میں کسی واقعہ سے انکار نہ کرسکے۔ اور آئندہ پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا دروازہ بھی بند ہوجائے صورت مسئولہ میں تو گواہی کی ضرورت نہیں کیوں کہ خاوند اس بات کا معترف ہے کہ میں نے اپنے کسی عزیز کے ہاں یہ الفاظ کہے لہذا احتیاط اس میں ہے کہ اس کی بیوی جب پہلا بچہ جنے تو خاوند عدت کے اندر اندر رجوع کرے اور آئندہ ایسی فضول حرکت نہ دہرائے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:371